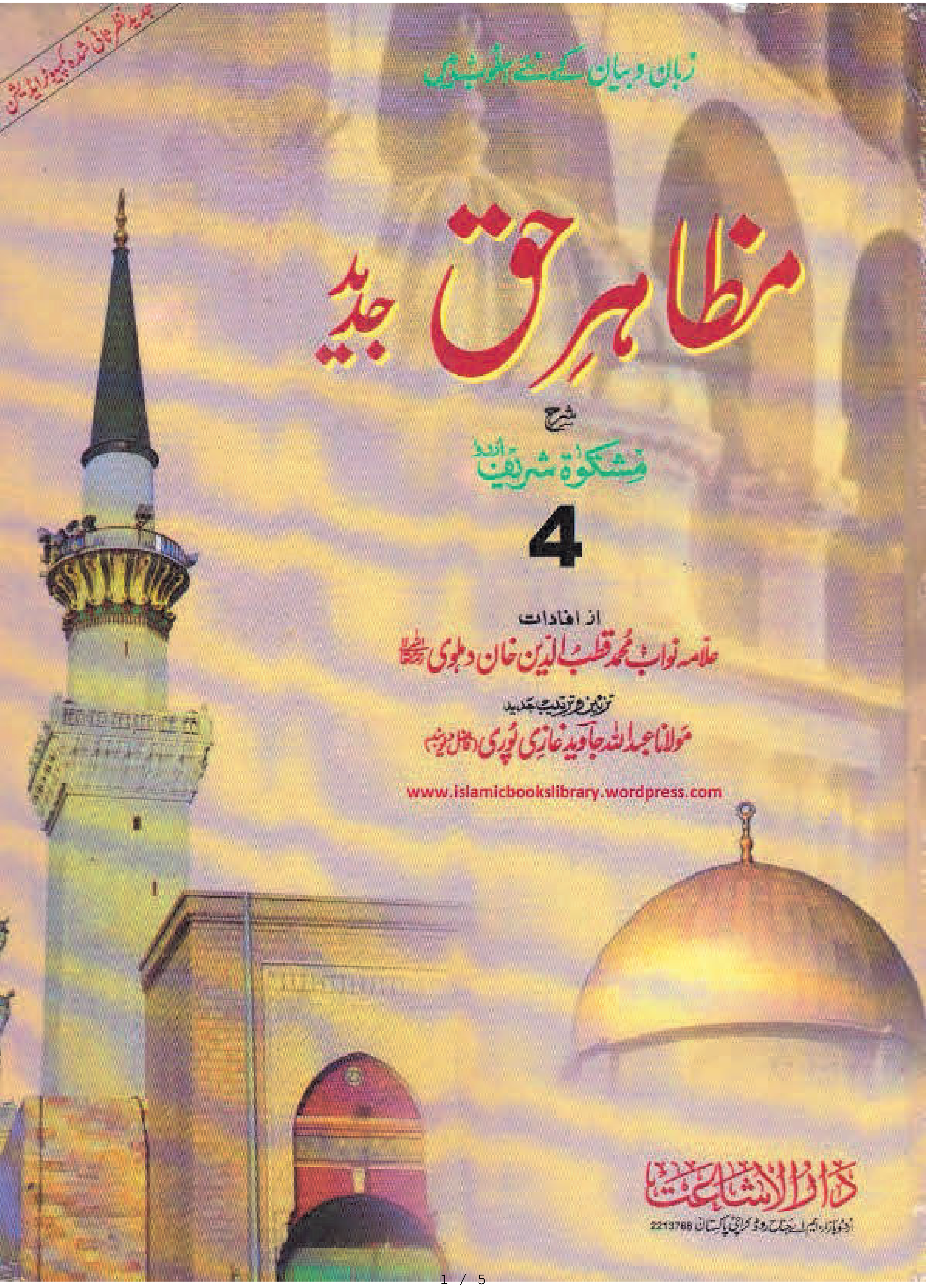


جدید نظر ثانی شدہ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن

زبان و بیان کے نئے اسلوب میں

مظاہر حق جدید

شرح

مشکوۃ شریف اردو

4

از افادات

علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی رحمہ اللہ

تزئین و ترتیب جدید

مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری (دامت برکاتہم)

دار الاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

جدید نظر ثانی شدہ کمپیوٹر ایڈیشن

زبان و بیان کے نئے اسلوب میں

مظاہر حق جدید

شرح

مشکوٰۃ شریف اردو

جلد چہارم

از افادات

علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ

تزئین و ترتیب جدید

مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری (فاضل دیوبند)

دار الاشاعت

اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی

طباعت : مارچ ۲۰۰۹ء شکیل پریس کراچی۔

ضخامت : صفحات ۹۰۴

مصححین : مولانا محمد شفیق صاحب فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن
مولانا محمد اصغر مغل صاحب فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
مولانا دلشاد صاحب مدرس دارالعلوم حسینیہ شہداد پور

……ملنے کے پتے……

ادارۃ المعارف کورنگی کراچی نمبر ۱۴
ادارہ اسلامیات ۱۹۰، انار کلی لاہور
ادارۃ القرآن 437/D گارڈن ایسٹ لسبیلہ کراچی
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴
کشمیر بک ڈپو، چنیوٹ بازار فیصل آباد
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 20 نابھ روڈ، پرانی انار کلی لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور
مکتبہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ، راجہ بازار راولپنڈی
الفیصل تاجران کتب اردو بازار لاہور
ادارہ اسلامیات اردو بازار کراچی

زہد و عبادات اور اس کی بزرگی کو جھوٹ شہرت دے اور اس سے مقصد یہ ہو کہ لوگ اس کے معتقد ہوں اور اس کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو کر اپنے جان و دل کے ذریعہ اس کی خدمت کیا کریں۔ اور اس کی آڑ میں اپنا جاہ و مال کا فائدہ ہو، جیسا کہ بعض بزرگان کے خدام کا شیوہ ہے کہ وہ ان کی شہرت کی آڑ میں اپنے لئے مختلف فوائد حاصل کرتے ہیں اور بقول شخصے "پیراں نمی پرند مریداں می پرانند" تو ایسے شخص کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو رسوائی و فضیحت کی جگہ کھڑا کرے گا یعنی فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس شخص کے بارے میں اعلان کرو کہ یہ جھوٹا ہے اس نے محض اپنے فائدہ اور ذاتی اغراض کے لئے ایک شخص کو ناروا طور پر شہرت دی اس کے بعد اس کو اس عذاب میں مبتلا کیا جائے گا جو جھوٹوں کے لئے ہوگا۔

اور اگر حرف باء سببیت کے لئے ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ اگر کوئی شخص کسی کی توجہ حاصل کرنے کے لئے خود اپنے آپ کو سمعہ و ریاء کے مقام پر کھڑا کرے یعنی اپنے آپ کو بڑا زاہد و متقی اور نہایت صالح و پاکباز ظاہر کرے تاکہ کوئی صاحب جاہ اور مالدار شخص اس کا معتقد ہو اور وہ اس کے ذریعہ جاہ و مال کی اپنی خواہش و طلب کو پورا کرے تو ایسے شخص کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ایسی جگہ کھڑا کرے گا جہاں لوگ اس کی رسوائی و فضیحت کو دیکھیں گے یعنی فرشتوں کو حکم دیا جائے گا۔ کہ یہ اعلان کرو کہ یہ شخص نہایت ریاکار تھا اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے اور اس کے ذریعہ جاہ و مال حاصل کرنے کے لئے خود کو زاہد و متقی ظاہر کرتا تھا اور پھر اس کے بعد اس عذاب میں مبتلا کیا جائے گا جو ریاکاروں کے لئے ہوگا۔

خدا کے ساتھ حسن ظن کی فضیلت

(۲۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ۔ (رواہ احمد وابوداؤد)

"اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ "اچھا گمان رکھنا، منجملہ بہترین عبادات کے ہے۔" (احمدؒ وابوداؤدؒ)

تشریح: مطلب یہ کہ جن اعمال کو عبادت حسنہ کہا جاتا ہے ان میں سے ایک بہترین چیز اور بہترین عبادت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھا جائے لہٰذا ضروری ہے کہ عبادتوں کو ترک نہ کیا جائے۔ واضح رہے کہ جاہل عوام یہ گمان کرتے ہیں۔ کہ خدا کے ساتھ حسن ظن کا مطلب یہ ہے کہ اگر عبادتیں ترک ہوتی ہیں تو ہونے دو! البتہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد ہونا چاہئے کہ وہ کریم اور غفور الرحیم ہے جو تارک عبادت کو بھی یقیناً بخشدے گا۔ یہ گمان نہایت گمراہی کا سبب ہے اور شیطان کے فریب میں پھنس جانے کا نتیجہ ہے علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص عبادتوں کو ترک کرے اور معبود کے ساتھ حسن ظن کا دعویٰ کرے وہ یقیناً مغرور و مردود ہے۔

یہ احتمال بھی ہے کہ حدیث میں "اچھے گمان" کا تعلق خدا کے بجائے مسلمانوں کے بارے میں خیر و صلاح کا اعتقاد رکھنا منجملہ عبادات حسنہ کے ہے یا یہ (مسلمانوں کے بارے میں اچھا گمان رکھنا) ایک ایسی صفت ہے جو عبادتوں میں حسن و کمال پیدا کرتی ہے اور ثواب کا درجہ بڑھاتی ہے اس کا حاصل یہ نکلا کہ جو شخص عبادت گزار و نیکوکار ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کے بارے میں ہمیشہ اچھا گمان اور نیک خیال رکھتا ہے اور بدگمانی رکھنے والا بدکار کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا ۔

بد گماں باشد ہمیشہ زشت کار نامہ خود خواند اندر حق یار

ایک زوجۂ مطہرہ کی بدگوئی اور حضور ﷺ کی ناراضگی

(۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَلَّ بَعِیْرٌ لِصَفِیَّةَ وَعِنْدَ زَیْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِزَیْنَبَ اَعْطِیْهَا بَعِیْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِیْ تِلْكَ الْیَهُوْدِیَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَجَرَ هَاذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ وَبَعْضَ صَفَرٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَذُکِرَ حَدِیْثُ مُعَاذِبْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا فِیْ بَابِ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ۔

"اور حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) صفیہؓ کا اونٹ بیمار ہوگیا اس وقت زینبؓ کے پاس ان کی ضرورت سے زیادہ سواری تھی (یعنی ان کے پاس ایک اونٹ ضرورت سے زائد تھا) لہٰذا رسول کریم ﷺ نے زینبؓ سے فرمایا کہ تم اپنا وہ اونٹ (تمہاری ضرورت سے زیادہ ہے) صفیہؓ کو دے دو! زینبؓ نے جواب دیا کہ بھلا میں اس یہودیہ کو اپنا اونٹ دوں گی (یعنی انہوں نے صفیہ کو اپنا اونٹ دینے سے انکار ہی نہیں کیا بلکہ ان کے بارے میں نازیبا الفاظ بھی زبان سے نکالے) چنانچہ رسول کریم ﷺ ان سے سخت ناراض ہوگئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ذی الحجہ اور محرم (کے پورے مہینے) اور ماہ صفر کے کچھ دنوں تک ان سے ملنا جلنا اور ان کے پاس جانا چھوڑے رکھا۔" (ابوداؤد) اور حضرت معاذ ابن انسؓ کی روایت من حمی مؤمنا الخ باب الشفقۃ والرحمۃ میں نقل کی جا چکی ہے۔"

تشریح: حضرت صفیہؓ ایک یہودی حیی ابن اخطب کا سلسلہ نسب چوں کہ اوپر جا کر حضرت ہارون علیہ السلام سے مل جاتا تھا اس لئے ان کو ایک پیغمبر یعنی حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے ہونے کا نسبی شرف بھی حاصل تھا، حضرت صفیہؓ کی پہلی شادی ایک یہودی ابوالحقیق سے ہوئی تھی! جب جنگ خیبر میں ابوالحقیق مارا گیا اور صفیہ قیدی بنا کر بارگاہ رسالت میں لائی گئیں تو حضور ﷺ نے ان کو رہا کر دیا اور پھر ان سے عقد کر لیا آنحضرت ﷺ کی بعض ازواج مطہراتؓ ان کو پسند نہیں کرتی تھیں اور خود حضرت عائشہؓ بھی انہیں میں سے تھیں لیکن آنحضرت ﷺ کو دوسری ازواجؓ کی طرح ان سے بھی برابر کا تعلق تھا اور ان کی حمایت و رعایت کرتے تھے۔ ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کسی بات پر حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہودیہ کہہ دیا۔ اور کچھ سخت سست بھی کہا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی، حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم عائشہؓ سے کہو کہ تم ابوبکر کی بیٹی ہو، اور میں پیغمبر زادی ہوں۔

حضرت زینبؓ بھی آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں پہلے ان کا نام برہ تھا اور پہلی شادی عبداللہ ابن زمعہ سے ہوئی تھی جب یہ حضور ﷺ کے عقد میں آئیں تو آپ ﷺ نے ان کا نام زینبؓ رکھا۔

اس حدیث سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ کسی شخص کو اس کی گزشتہ زندگی کے تعلق سے طعنہ دینا یا اس کی حقارت کرنا نہایت نازیبا بات ہے، دوسری بات یہ کہ آنحضرت ﷺ حضرت زینبؓ کی بدگوئی پر ان سے سخت ناراض ہونا اور ایک طویل عرصہ تک ان سے ترک ملاقات اختیار کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ کسی شرعی مصلحت کے پیش نظر کسی مسلمان سے تین دن سے زائد بھی ترک ملاقات کی جا سکتی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص کسی قبیح فعل کا مرتکب ہو تو اس کی تادیب و تنبیہ کی خاطر، نہ کہ کسی بغض و عداوت کے تحت اس سے تین دن سے زیادہ بھی ملنا جلنا چھوڑے رکھنا جائز ہے جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

قسم کا بہر حال اعتبار کرو

(۲۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ رَجُلًا یَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِیْ۔ (رواہ مسلم)

"حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا (ایک مرتبہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھ لیا! حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہما السلام نے اس شخص سے کہا کہ تم نے چوری کی ہے؟ اس شخص نے کہا کہ ہرگز نہیں، اس ذات پاک کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (میں نے چوری نہیں کی ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے (اس کو اس طرح قسم کھاتے ہوئے سنا تو) کہا کہ میں خدا پر ایمان لایا اور اپنے نفس کو جھوٹا قرار دیا۔" (مسلم)

تشریح: "میں خدا پر ایمان لایا" یعنی تم نے اپنی قسم میں خدا کی واحدانیت کا جو ذکر کیا ہے میں اس پر اپنے ایمان و اعتقاد کا اقرار کرتا ہوں!